

دسمبر ۲۰۱۶ء

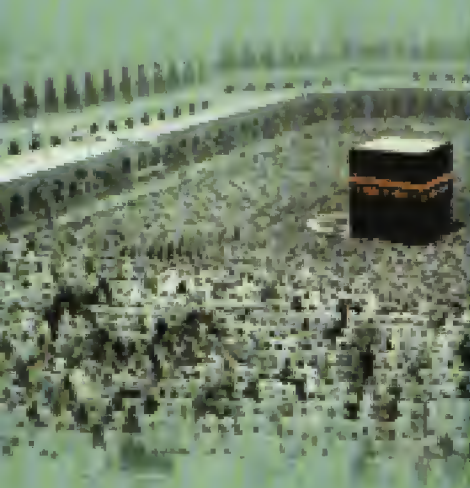
امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابوالفضل
منہج الدین سیاحین عظیمی روضی مدظلہ العالی



قضا نمازوں کا طریقہ (حقیقی)

اس رسالے میں۔۔۔۔۔

- ۱۔ قمر میں ہنگ کے نیلے
- ۲۔ توبہ کے تین اہم ہیں
- ۳۔ حقوقِ عامہ کے اسباب کی مشکلات
- ۴۔ عید الاضحیٰ میں قضا کے عمری
- ۵۔ قضا کے عمری کا طریقہ
- ۶۔ غلہ کا فیہ
- ۷۔ زکوٰۃ کا شرعی مفید
- ۸۔ کان بکھولنے کا رواج کب سے پایا



بندوبست، پرنٹنگ سٹریٹ، پریس ہاؤس، لاہور۔ ۴۹۲۱۳۲۹-۴۰-۹۱

۲۲۰۱۴۷۸-۲۲۱-۴۰۴۹-۲۲۰۳۳۱۱

دارالعلوم

Email: maktaba@darululoom.net / www.darululoom.net / www.darululoom.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قضا نمازوں کا طریقہ

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ زیشان، محبوبِ رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا پل صراط پر نور ہے، جو روزِ مجھ مجھ پر اُستی بار دُرودِ پاک پڑھے اُس کے اُستی سال کے گناہ مُعَاف ہو جائیں گے۔

(جامعِ صغیر ص ۲۳، حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیہ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی مُحَمَّد

قضا کرنے والوں کی خرابی

جان بوجھ کر نماز قضا کر ڈالنے والوں کے بارے میں پارہ ۳۰ سورۃُ الماعون کی آیت نمبر ۴ اور ۵ میں ارشاد ہوتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان : تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے کھولے بیٹھے ہیں۔

سُورۃُ الْمَاعُونِ کی آیت نمبر ۵ میں جب حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں استفسار کیا تو سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، (اس سے مراد وہ لوگ ہیں) جو اپنی نماز وقت گزار کر پڑھیں۔

(سُنَنِ الْکُبْرٰی لِلْبَیْهَقِی ج ۲ ص ۲۱۴ دار صادر بیروت)

بیان کردہ آیت نمبر ۴ میں ”وَلَّی“ کا تذکرہ ہے، صَدْرُ الشَّرِیْعَہ بِذُرِّ الطَّرِیْقَہ حضرت مولانا محمد امجد علی عظمی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، جہنم میں ایک ”وَلَّی“ نامی خوفناک وادی ہے جس کی سختی سے خود جہنم بھی پناہ مانگتا ہے۔ جان بوجھ کر نماز قضا

کرنے والے اُس کے مستحق ہیں۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۷ مدینتہ المرشد ہریلی شریف)

حضرت امام محمد بن احمد ذہبی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، کہا گیا ہے کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام ”وَلَّی“ ہے، اگر اس میں پہاڑ ڈالے جائیں تو وہ بھی اس کی گرمی سے پگھل جائیں اور یہ اُن لوگوں کا ٹھکانہ ہے جو نماز میں سُستی کرتے اور وقت کے بعد قضا کر کے پڑھتے ہیں گریہ کہ وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں توبہ کریں۔

(کتابُ الْکِبَارِ ص ۱۹ دار مکتبہ لحیاء بیروت)

سر کچلنے کی سزا

سرکارِ مدینہ منورہ، سردارِ مکہ مکرمہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، آج رات دو شخص (یعنی جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام) میرے پاس آئے اور مجھے اَرْضِ مُقَدَّسہ میں لے آئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک شخص لیٹا ہے اور اس کے سر ہانے ایک شخص پتھر اٹھائے کھڑا ہے اور پے دار پے پتھر سے اُس کا سر کچل رہا ہے، ہر بار کُچلنے کے بعد سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ میں نے فرشتوں سے کہا، سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کی، آگے تشریف لے چلئے (مزید مناظر دکھانے کے بعد) فرشتوں نے عرض کی، پہلا شخص جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا یہ وہ تھا جس نے قرآن یاد کر کے چھوڑ دیا تھا اور فرض نمازوں کے وقت سو جانے کا عادی تھا اس کے ساتھ یہ برتاؤ قیامت تک ہوگا۔ (مُلَخَّص از: صبح بخاری ج ۲ ص ۱۰۴۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! قرآنِ پاک کی آیت یا آیات یاد کرنے کے بعد غفلت سے بھلا دینے والے اور بالخصوص سُستی کے باعث فجر کی نماز کیلئے نہ اٹھنے والوں کیلئے مقامِ عبرت ہے۔ اب جان بوجھ کر نماز قضا کر دینے والی ایک عورت کے عذابِ قبر کا دردناک واقعہ ملاحظہ ہو۔ پُچنانچہ

قبر میں آگ کے شعلے

ایک شخص کی بہن فوت ہو گئی۔ جب اُسے دفن کر کے لوٹا تو یاد آیا کہ رقم کی تھیلی قبر میں گر گئی ہے پُچنانچہ قبرستان آ کر تھیلی نکالنے کیلئے اُس نے اپنی بہن کی قبر کھود ڈالی! ایک دل ہلا دینے والا منظر اُس کے سامنے تھا، اُس نے دیکھا کہ بہن کی قبر میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں! پُچنانچہ اُس نے بھوں ٹوں قبر پر مٹی ڈالی اور صدے سے پُور پُور روتار ہوا ماں کے پاس آیا اور پوچھا، پیاری امی جان! میری بہن کے اعمال کیسے تھے؟ وہ بولی بیٹا کیوں پوچھتے ہو؟ عرض کی، میں نے اپنی بہن کی قبر میں آگ کے شعلے برکتے دیکھے ہیں۔ "یہ سن کر ماں بھی رونے لگی اور کہا، "افسوس تیری بہن نماز میں سُستی کیا کرتی تھی اور نماز قضا کر کے پڑھا کرتی تھی۔" (مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب ص ۱۸۹ دار الکتب العلمیہ بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب نماز قضا کرنے والوں کی ایسی ایسی سخت سزائیں ہیں تو جو بدنصیب سرے سے نماز ہی نہیں پڑھتے ان کا کیا انجام ہوگا!

اگر نماز پڑھنا بھول جائے تو۔۔؟

تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، پیکرِ بے دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رب العزت عزوجل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو نماز سے سو جائے یا بھول جائے تو جب یاد آئے پڑھ لے کہ وہی اُس کا وقت ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۴۱)

فَقُضِيَ كَرَامَ رَحِمِهِمُ اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَاتے ہیں، سوتے میں یا بھولے سے نماز قضا ہوگئی تو اُس کی قضا پڑھنی فرض ہے البتہ قضا کا گناہ اس پر نہیں مگر بیدار ہونے اور یاد آنے پر اگر وقت مکروہ نہ ہو تو اُسی وقت پڑھ لے تاخیر مکروہ ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۲۴۱)

مجبوری میں ادا کا ثواب ملے گا یا نہیں؟

آنکھ نہ کھلنے کی صورت میں نماز فجر ”قضا“ ہو جانے کی صورت میں ”ادا“ کا ثواب ملے گا یا نہیں۔ اس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، ولی نعمت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمع رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامی سنت، ماحی بدعت، عالم شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمة الرحمن فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۲۱ پر فرماتے ہیں، ”رہا ادا کا ثواب ملنا یہ اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے۔“

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !	صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ
تَوْبُوْا اِلٰی اللّٰهِ !	اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
صَلُّوا عَلَى الْحَبِيبِ !	صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ

رات کے آخری حصہ میں سونا

نماز کا وقت داخل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز قضا ہوگئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صبح اعتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دخول وقت سے پہلے بھی سونے کی اجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظن غالب ہے کہ اب سو گیا تو وقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔ (بہارِ شریعت حصہ ۳ ص ۲۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

توبہ کے تین رُکن ہیں

صدرُ الافاضل حضرت علامہ سپد محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ الہادی فرماتے ہیں، ”توبہ کے تین رُکن ہیں :-
(۱) اعترافِ جرم (۲) ندامت (۳) عزمِ ترک۔ اگر گناہ قابلِ تلافی ہے تو اُس کی تلافی بھی لازم۔ مثلاً تارکِ صلوٰۃ (یعنی نماز ترک کر دینے والے) کی توبہ کیلئے نمازوں کی قضا بھی لازم ہے۔ (خزائن العرفان ص ۱۲ رضا اکیڈمی بمبئی)

سوتے کو نماز کیلئے جگانا واجب ہے

کوئی سو رہا ہے یا نماز پڑھنا بھول گیا ہے تو جسے معلوم ہے اُس پر واجب ہے کہ سوتے کو جگا دے اور بھٹو لے ہوئے کو یاد دلادے (بہارِ شریعت حصہ ۲ ص ۴۳) (ورنہ گنہگار ہوگا یاد رہے! جگانا یاد دلانا اُس وقت واجب ہوگا جبکہ ظنِ غالب ہو کہ یہ نماز پڑھے گا ورنہ واجب نہیں۔

فجر کا وقت ہو گیا اُٹھو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خوب صدائے مدینہ لگائیے یعنی سونے والوں کو نماز کیلئے جگائیے اور ڈھیروں نیکیاں کمائیے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں فجر کے لئے مسلمانوں کو جگانا صدائے مدینہ لگانا کہلاتا ہے، صدائے مدینہ واجب نہیں، نمازِ فجر کے لئے جگانا کارِ ثواب ہے جو ہر مسلمان کو حسبِ موقع کرنا چاہئے۔ صدائے مدینہ لگانے میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے کہ کسی مسلمان کو ایذا نہ ہو۔

حکایت: ایک اسلامی بھائی نے مجھے (سبِ مدینہ غنی عنہ) کو بتایا تھا، ہم چند اسلامی بھائی میگافون پر فجر کے وقت صدائے مدینہ لگاتے ہوئے ایک گلی سے گزرے۔ ایک صاحب نے ہم کو ٹوکا اور کہا کہ میرا بچہ رات بھر نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے آپ لوگ میگافون بند کر دیجئے۔ ہم کو ان صاحب پر بڑا غصہ آیا کہ نہ جانے کیسا مسلمان ہے، ہم نماز کیلئے جگا رہے ہیں اور یہ اس نیک کام میں رکاوٹ ڈال رہا ہے! خیر دوسرے دن ہم پھر صدائے مدینہ لگاتے ہوئے اُس طرف جا نکلے تو وہی صاحب پہلے سے گلی کے ننگڑ پر غمزہ کھڑے تھے اور ہم سے کہنے لگے، آج بھی بچہ ساری رات نہیں سویا ابھی ابھی آنکھ لگی ہے اسی لئے میں یہاں کھڑا ہو گیا تاکہ ہماری گلی سے خاموشی سے گزرنے کی آپ حضرات کی خدمات میں درخواست کروں۔ اس سے معلوم ہوا کہ بغیر میگافون کے صدائے مدینہ لگائی جائے۔ نیز بغیر میگافون کے بھی اس قدر بلند آوازیں نہ نکالی جائیں جس سے گھروں میں نماز و تلاوت میں مشغول اسلامی بہنوں، ضعیفوں، مریضوں اور بچوں کو تشویش ہو یا جو اوّل وقت میں پڑھ کر سو رہا ہو اُس کی نیند میں خلل پڑے اور اگر کوئی مسلمان اپنے گھر کے پاس صدائے مدینہ لگانے سے روکے تو اُس سے ضدِ بحث کرنے کے بجائے اُس سے معافی مانگ لی جائے اور اس پر حُسنِ ظن رکھا جائے کہ کوئی مجبوری ہوگی۔ اگر بالفرض وہ بے نمازی ہو تو بھی آپ اُس پر سختی

کرنے کے مجاز نہیں، کسی مناسب وقت پر انتہائی نرمی کے ساتھ انفرادی کوشش کے ذریعے اُس کو نماز کیلئے آمادہ کیجئے۔ مساجد میں بھی اذان فجر وغیرہ کے علاوہ بے موقع نیز محلوں یا مکانوں کے اندر محفلوں میں اسپیکر استعمال کرنے والوں کو بھی اپنے اپنے گھروں میں عبادت کرنے والوں، مریضوں، شیرخوار بچوں اور سونے والوں کی ایذا کو بخش نظر رکھنا چاہئے۔

حقوق عامہ کے احساس کی حکایت

حقوق عامہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، ہمارے اسلاف اس معاملہ میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے، چنانچہ حُجَّةُ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں، حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک شخص کئی سال سے حاضر ہوتا اور علم حاصل کرتا۔ ایک بار جب آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس سے منہ پھیر لیا۔ اُس کے باصرار استفسار پر فرمایا، اپنے مکان کی دیوار کے سڑک والے کونے پر تم نے گارا لگا کر قد آدم (یعنی انسان قد کے برابر) اس کو آگے بڑھا دیا ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی گزرگاہ ہے۔ یعنی میں تم سے کیسے خوش ہو سکتا ہوں کہ تم نے مسلمانوں کا راستہ تنگ کر دیا ہے! (احیاء العلوم ج ۵ ص ۹۶ صادر بیروت) یہاں وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو اپنے گھروں کے باہر چبوترے بنا کر مسلمانوں وغیرہ کا راستہ تنگ کرتے ہیں۔

جلد سے جلد قضا کر لینجیے

جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں اُن کو جلد سے جلد پڑھنا واجب ہے مگر بال بچوں کی پرورش اور اپنی ضروریات کی فراہمی کے سبب تاخیر جائز ہے۔ لہذا کاروبار بھی کرتا رہے اور فرصت کا جو وقت ملے اُس میں قضا پڑھتا رہے یہاں تک کہ پوری ہو جائیں۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۶۳۶)

چھپ چھپ کر قضا، کیجئے

قضاء نمازیں چھپ کر پڑھئے لوگوں پر (یا گھر والوں بلکہ قریبی دوست پر بھی) اِس کا اظہار نہ کیجئے (مثلاً یہ مت کہا کیجئے کہ میری آج فجر قضا ہوگئی یا میں قضا ئے عمری کر رہا ہوں وغیرہ) کہ گناہ کا اظہار بھی مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۰)

لہذا اگر لوگوں کی موجودگی میں قضا کرنا تو تکبیر قنوت کیلئے ہاتھ نہ اٹھائیں۔

جُمُعَةُ الْوَدَاعِ میں قَضائے عُمَرٰی

رَمَضَانُ الْمَبَارَكِ کے آٹھویں جمعہ میں بعض لوگ باجماعت قَضائے عُمَرٰی پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا کیں اسی ایک نماز سے ادا ہو گئیں یہ باطل مَحْض ہے (مَخْرُوجُ الزُّرْقَانِی عَلٰی الْمَوْهَبِ الدُّنِیَةِ ج ۷ ص ۱۱۰ دارالمعرفة بیروت) مُفْتَرِ ظَہِرِ حَکِیمِ اَمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں، جُمُعَةُ الْوَدَاعِ کے ظہر و عَصْر کے درمیان بارہ رکعت نفل دو دو رکعت کی نیت سے پڑھے۔ اور ہر رکعت میں سورَةُ الْفَاتِحَةِ کے بعد ایک بار آيَةُ الْكُرْسٰی اور تین بار قُلْ هُوَ اللّٰهُ مُعَافٌ ہو جائے گا یہ نہیں کہ قضاء نمازیں اس سے مُعَاف ہو جائیں گی وہ تو پڑھنے سے ہی ادا ہوگی۔ (اسلامی زندگی ص ۱۰۵)

عمر بھر کی قضا کا حساب

جس نے کبھی نمازیں ہی نہ پڑھی ہوں اور اب توفیق ہوئی اور قَضائے عُمَرٰی پڑھنا چاہتا ہے وہ جب سے بالغ ہوا ہے اُس وقت سے نمازوں کا حساب لگائے اور تاریخِ بَلُوغ بھی نہیں معلوم تو احتیاط اسی میں ہے کہ عورت نو سال کی عمر سے اور مرد بارہ سال کی عمر سے نمازوں کا حساب لگائے۔ (مَخْرُوجُ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۳ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قضاء کرنے میں ترتیب

قَضائے عُمَرٰی میں یوں بھی کر سکتے ہیں کہ پہلے تمام فجریں ادا کر لیں پھر تمام ظہر کی نمازیں اسی طرح عصر مغرب اور عشاء۔ (فتاویٰ قاضی خان مع عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۹)

قَضائے عُمَرٰی کرنے کا طریقہ (حَنَفِی)

قضاء ہر روز کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ دو فرض فجر کے، چار ظہر، چار عصر کے، تین مغرب کے، چار عشاء کے اور تین وتر۔ نیت اسی طرح کیجئے، مثلاً سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضاء ہوئی اُس کو ادا کرتا ہوں۔ ہر نماز میں اسی طرح کیجئے جس پر بکثرت قضا نمازیں ہیں وہ آسانی کیلئے اگر یوں بھی ادا کرے تو جائز ہے کہ رُکوع اور ہر سجدہ میں تین تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ، سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کی جگہ صرف ایک ایک بار کہے۔ مگر یہ ہمیشہ اور ہر طرح کی نماز میں یاد رکھنا چاہئے کہ جب رُکوع میں پورا پہنچ جائے اُس وقت سُبْحٰنَ کا ”سین“ شروع کرے اور جب عظیم کا ”میم“ ختم کر چکے اُس وقت رُکوع سے سر اٹھائے۔ اسی طرح سجدہ میں بھی کرے۔ ایک تَخْفِیف تو یہ ہوئی اور دوسری یہ کہ فرضوں کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الْحَمْدُ شریف کی جگہ فقط ”سُبْحٰنَ اللّٰہ“ تین بار کہہ کر رُکوع کر لے۔ مگر وتر کی تینوں رکعتوں میں الْحَمْدُ شریف اور سُورَتِ دُونوں ضرور پڑھی جائیں۔ تیسری تَخْفِیف یہ کہ بعدہ اخیرہ میں تَشْہِدُ یعنی التَّحِیَّات کے بعد دونوں دُرُودوں اور دُعا کی جگہ

یہ صرف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ کہہ کر سلام پھیر دے۔ چوتھی تخفیف یہ کہ وتر کی تیسری رکعت میں دُعاے ثنوت کی جگہ اللہ اکبر کہہ کر فقط ایک بار یا تین بار رَبِّ اغْفِرْ لِي کہے۔ (مُلَخَّصٌ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۷ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

نماز قِصْرِ کی قضاء

اگر حالتِ سفر کی قُھاء نماز حالتِ اقامت میں پڑھیں گے تو قِصْر ہی پڑھیں گے اور حالتِ اقامت کی قُھاء نماز سفر میں قُھاء کریں گے تو پوری پڑھیں گے یعنی قِصْر نہیں کریں گے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۰)

زمانہ اِرتداد کی نمازیں

جو شخص معاذ اللہ عزوجل مُرْتَد ہو گیا پھر اسلام لایا تو زمانہ اِرداد کی نمازوں کی قُھاء نہیں اور مُرْتَد ہونے سے پہلے زمانہ اسلام میں جو نمازیں جاتی رہی تھیں اُن کی قضاء واجب ہے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۳۷)

بچہ کی پیدائش کے وقت نماز

دائی (MIDWIFE) نماز پڑھے گی تو بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہے، نماز قُھاء کرنے کیلئے یہ عذر ہے (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۱۹) بچہ کا سر باہر آ گیا اور نفاس سے پیشتر وقت ختم ہو جائیگا تا اس حالت میں بھی اُس کی ماں پر نماز پڑھنا فرض ہے نہ پڑھے گی تو گنہگار ہوگی۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۲۵) کسی برتن میں بچہ کا سر رکھ کر جس سے اُس کو نقصان نہ پہنچے نماز پڑھے مگر اس ترکیب سے پڑھنے میں بھی بچہ کے مرجانے کا اندیشہ ہو تو تاخیر مُعَاف ہے۔ بعدِ نفاس اس نماز کی قُھاء پڑھے۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۱۹ ملتان)

مریض کو نماز کب مُعَاف ہے؟

ایسا مریض کہ اشارہ سے بھی نماز نہیں پڑھ سکتا اگر یہ حالت پورے چھ وقت تک رہی تو اس حالت میں جو نمازیں فوت ہوئیں اُن کی قُھاء واجب نہیں۔ (رَدُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۷۰ ملتان)

عمر بھر کی نمازیں دوبارہ پڑھنا

جس کی نمازوں میں نقصان و کراہت ہو وہ تمام عمر کی نمازیں پھرے تو اچھی بات ہے اور کوئی خرابی نہ ہو تو نہ چاہئے اور کرے تو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے اور تمام رکعتیں بھری پڑھے اور وتر میں قنوت پڑھ کر تیسری کے بعد قعدہ کر کے، پھر ایک اور ملائے کہ چار ہو جائیں۔ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۱۳۸ ملتان)

قضاء کا لفظ کہنا بھول گیا تو؟

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ہمارے علماء تصریح فرماتے ہیں، قضاء بدیہیت ادا اور ادایہ بدیہیت قضاء دونوں صحیح ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۱۶۱ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

نوافل کی جگہ قضائے عمری پڑھے

قضاء نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضا کیں پڑھے کہ بری الذمہ ہو جائے البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مکہ نہ چھوڑے۔ (ردالمحتار، ج ۱، ص ۵۳۶ ملتان)

فجر و عصر کے نوافل نہیں پڑھ سکتا

نماز فجر اور عصر کے بعد وہ تمام نوافل ادا کرنے مکروہ (تحریمی) ہیں۔ جو قصد اہوں اگرچہ تحیۃ المسجد ہوں، اور ہر وہ نماز جو غیر کی وجہ سے لازم ہو۔ مثلاً نذر اور طواف کے نوافل اور ہر وہ نماز جس کو شروع کیا پھر اسے توڑ ڈالا، اگرچہ وہ فجر اور عصر کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔ (ردمختار ج ۱، ص ۶۱)

قضاء کیلئے کوئی وقت معین نہیں عمر میں جب پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا۔ مگر طلوع و غروب اور زوال کے وقت میں نماز نہیں پڑھ سکتا کہ ان وقتوں میں نماز جائز نہیں۔ (عالمگیری، ج ۱، ص ۱۳۳ کوئٹہ)

ظہر کی چار سنتیں رہ جائیں تو کیا کرے؟

اگر ظہر کے فرض پہلے پڑھے لے تو دو رکعت سنت بعد یہ ادا کرنے کے بعد چار رکعت سنت قبلہ ادا کیجئے، پچانچہ سرکار اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ظہر کی پہلی چار سنتیں جو فرض سے پہلے نہ پڑھی ہوں تو بعد فرض بلکہ مذہب ارجح (یعنی پسندیدہ ترین پر) بعد سنت بعد یہ کے پڑھیں بشرطیکہ بتوڑ وقت ظہر باقی ہو۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ ج ۸، ص ۱۳۸ رضا فاؤنڈیشن

فجر کی سنتیں رُہ جائیں تو کیا کریں ؟

سنتیں پڑھنے سے اگر فجر کی جماعت فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو بغیر پڑھے شامل ہو جائے۔ مگر سلام پھیرنے کے بعد پڑھنا جائز نہیں۔ طلوع آفتاب کے کم از کم بیس منٹ بعد سے لیکر ضحوة کُبْرٰی تک پڑھ لے کہ مُسْتَحَب ہے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ جدید ج ۷ ص ۴۲۲، بہار شریعت حصہ ۴ ص ۱۲)

کیا مغرب کا وقت تھوڑا سا ہوتا ہے ؟

مغرب کی نماز کا وقت غروب آفتاب تا ابتدائے وقتِ عشاء ہوتا ہے۔ یہ وقت مقامات اور تاریخ کے اعتبار سے گھنٹا بڑھتا رہتا ہے مثلاً باب المدینہ کراچی میں نظام الاوقات کے نقشے کے مطابق مغرب کا وقت کم از کم ایک گھنٹہ 18 منٹ ہوتا ہے۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، روزِ اُثر (یعنی جس دن باطل چھائے ہوں اس) کے سوامغرب میں ہمیشہ تَحْمِیل (یعنی جلدی) مُسْتَحَب ہے اور دو رکعت سے زائد کی تاخیر مکروہ تحریمی اور بغیر عذر سفر و مرض وغیرہ اتنی تاخیر کہ ستارے گتھ گتھ گئے تو مکروہ تحریمی۔ (در مختار ج ۱ ص ۲۴۶، عالمگیری، ج ۱، ص ۴۸) سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، اس (یعنی مغرب) کا وقت مُسْتَحَب جب تک ہے کہ ستارے خوب ظاہر نہ ہو جائیں، اتنی دیر کرنی کہ (بڑے بڑے ستارے کے علاوہ) چھوٹے چھوٹے ستارے بھی چمک آئیں مکروہ (تحریمی) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۵ ص ۱۵۳)

رضا فاؤنڈیشن لاہور عصر و عشاء سے پہلے جو رکعتیں ہیں وہ سُنَّتِ غیر مَوْتَدَہ ہیں ان کی قضا نہیں۔

تراویح کی قضا کا کیا حکم ہے ؟

جب تراویح فوت ہو جائے تو اُس کی قضا نہیں، نہ جماعت سے نہ تنہا اور اگر کوئی قضا کر بھی لیتا ہے تو یہ جداگانہ نُفْل ہو جائیں گے، تراویح سے ان کا تعلق نہ ہوگا۔ (ملخصاً در مختار ج ۱ ص ۶۱)

جن کے درشتے دار فوت ہوئے وہ اس مضمون کا ضرور مطالع فرمائیں۔

میت کی عمر معلوم کر کے اس میں سے نو سال عورت کیلئے اور بارہ سال مرد کیلئے نابالغی کے نکال دیجئے۔ باقی جتنے سال بچے ان میں سے حساب لگائیے کہ کتنی مدت تک ہو (یعنی مرحوم) بے نمازی رہا یا بے روزہ رہا، یا کتنی نمازیں یا روزے اس کے ذمہ قضاء کے باقی ہیں۔ زیادہ اندازہ لگا لیجئے۔ بلکہ چاہیں تو نابالغی کی عمر کے بعد بچہ تمام عمر کا حساب لگا لیجئے۔ اب فی نماز ایک صدقہ فطر خیرات کیجئے۔ ایک صدقہ فطر کی مقدار تقریباً دو کلو پچاس گرم گہیوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم ہے اور ایک دن کی چھ نمازیں فرض اور ایک وتر واجب۔ مثلاً دو کلو پچاس گرام گہیوں کی رقم 12 روپے ہو تو ایک دن کی نمازوں کے 72 روپے ہوئے اور 30 دن کے 2160 روپے اور بارہ ماہ کے تقریباً 25920 روپے ہوئے۔ اب کسی میت پر 50 سال کی نمازیں باقی ہیں تو فدیہ یہ ادا کرنے کیلئے 1296000 روپے خیرات کرنے ہوں گے۔ ظاہر ہے ہر شخص اتنی رقم خیرات کرنے کی استطاعت (طاقت) نہیں رکھتا، اس کیلئے علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ تعالیٰ نے شرعی حیلہ ارشاد فرمایا ہے۔ مثلاً وہ 30 دن کی تمام نمازوں کی فدیہ یہ کی نیت سے 2160 روپے کسی فقیر (فقیر اور مسکین کی تعریف ص نمبر ملاحظہ فرمائیے) کی ملک کر دیئے، یہ 30 دن کی نمازوں کا فدیہ یہ ادا ہو گیا۔ اب وہ فقیر یہ رقم دینے والے یہ کوہبہ کر دے (یعنی ٹخنے میں دیدے) یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر فقیر کو 30 دن کی نمازوں کے فدیہ کی نیت سے قبضہ میں دے کر اس کا مالک بنادے۔ اس طرح لوٹ بھیر کرتے رہیں یوں ساری نمازوں کا فدیہ یہ ادا ہو جائے گا۔ (ماخوذ از فتاویٰ بزازیہ معہ عالمگیری ج ۲ ص ۶۹) 30 دن کی رقم کے ذریعے ہی حیلہ کرنے شرط نہیں وہ تو سمجھانے کیلئے مثال دی ہے۔ اگر بالفرض 50 سال کے فدیہ یوں کی رقم موجود ہو تو ایک ہی بار لوٹ پھیر کرنے میں کام ہو جائے گا۔ نیز فطرہ کی رقم کا حساب بھی گہیوں کے موجودہ بھاؤ سے لگانا ہوگا۔ اسی طرح فی روزہ بھی ایک صدقہ فطر ہے۔ (درمختار معہ رد المحتار ج ۲ ص ۶۳۳) نمازوں کا فدیہ یہ ادا کرنے کے بعد روزوں کا بھی اسی طریقے سے فدیہ یہ ادا کر سکتے ہیں۔ غریب و امیر بھی فدیہ کا حیلہ کر سکتے ہیں۔ اگر وراثت اپنے مرحومین کیلئے یہ عمل کریں تو یہ میت کی زبردست امداد ہوگی، اس طرح مرنے والا بھی اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرض کے بوجھ سے آزاد ہوگا اور وراثت کا بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔ بعض لوگ مسجد وغیرہ میں ایک قرآن پاک کا نسخہ دے کر اپنے من کو منالیتے ہیں کہ ہم نے مرحوم کی تمام نمازوں کا فدیہ یہ ادا کر دیا یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے) (فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۶۸ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

عورت کی عادت حیض اگر معلوم ہو تو اس قدر دن اور نہ معلوم ہو تو ہر مہینے سے تین دن نو برس کی عمر سے مُستثنیٰ کریں مگر جتنی بار حُمْل رہا ہو مدتِ حمل کے مہینوں سے ایامِ حیض کا استثناء نہ کریں۔ عورت کی عادت دربارۃً نفاس اگر معلوم ہو تو ہر حمل کے بعد اُتے دن مُستثنیٰ کرے اور نہ معلوم ہو تو کچھ نہیں کہ نفاس کے لئے جانبِ اُقل (کم سے کم) شرعاً کچھ تقدیر نہیں۔ ممکن ہے کہ ایک ہی منٹ آ کر فوراً پاک ہو جائے۔ (ماخوذ از فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۱۵۴ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

100 کوڑوں کا حیلہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کے فد یہ کا حیلہ میں نے اپنی طرف سے نہیں لکھا۔ حیلہ شرعی کا جواز قرآن و حدیث اور فقہ حنفی کی معتبر کُتب میں موجود ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیماری کے زمانے میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بار خدمتِ سراپا عظمت میں تاخیر سے حاضر ہوئیں تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قسم کھائی کہ ”میں تندرست ہو کر سو کوڑے ماروں گا“ صحتیاب ہونے پر اللہ عزوجل نے انہیں سوتیلیوں کی جھاڑوں مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ پُتنا نچہ قرآن پاک میں ہے،

وَعِذْكَ بِبَيْدِكَ ضَعُفًا فَاضْرِبْ بِهِ وَلَا تَحْنُثْ (بارہ ۲۳، ۱۳ع)

ترجمہ کنز الایمان: اور فرمایا کہ اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے مار دے اور قسم نہ توڑ۔

(فتاویٰ عالمگیری ج ۶، ص ۳۹۰)

کان چھیدنے کا رواج کب سے ہوا؟

حیلے کے بواز پر ایک اور ذیل ملاحظہ فرمائیے، پُتنا نچہ حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ ایک بار حضرت سیدنا سارہ اور حضرت سیدنا ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں کچھ چُقلش ہو گئی۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے قسم کھائی کہ مجھے قابو ملا تو ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا کوئی عُضو کاٹوں گی۔ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا جبرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بھیجا کہ ان میں صلح کروادیں۔ حضرت سیدنا سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، ”مَا حِيلَةُ يَمِينِي“ یعنی میری قسم کا کیا حیلہ ہوگا؟ تو حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کہ (حضرت) سارہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا حکم دو کہ وہ (حضرت) ہاجرہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے کان چھید دیں۔

اُسی وقت سے عورتوں کے کان چھیدنے کا رواج پڑا۔ (غمر غبور البصائر الاشیاء والنظائر ج ۳ ص ۲۹۵ ادلة القرآن)

گائے کی گوشت کا تحفہ

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سرورِ ریشاں، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے عرض کی، یہ گوشت حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ ہوا تھا، فرمایا: **هولَہَا صدقۃ ولنا ہدیۃ** یعنی یہ بریرہ کے لیے تھا ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۵)

زکوٰۃ کا شرعی حیلہ

اس حدیث پاک سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو کہ صدقہ کی حقدار تھیں ان کو بطور صدقہ ملا ہوگا۔ گائے کا گوشت اگرچہ ان کے حق میں صدقہ ہی تھا مگر ان کے قبضہ کر لینے کے بعد جب بارگاہ رسالت میں پیش کیا گیا تو اس کا حکم بدل گیا تھا اور اب وہ صدقہ تو نہ رہا تھا۔ یوں ہی کوئی مستحق شخص زکوٰۃ اپنے قبضے میں لینے کے بعد کسی بھی آدمی کو تحفہ دے سکتا یا مسجد وغیرہ کیلئے پیش کر سکتا ہے کہ مذکورہ مستحق شخص کا پیش کرنا اب زکوٰۃ نہ رہا، ہدیہ یا عطیہ ہو گیا۔ فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ زکوٰۃ کا شرعی حیلہ کرنے کا طریقہ یوں ارشاد فرماتے ہیں، زکوٰۃ کی رقم مُردے کی تجہیز و تکفین یا مسجد کی تعمیر میں صرف نہیں کر سکتے کہ خلیفہ فقیر (یعنی فقیر کو مالک کرنا) نہ پائی گئی۔ اگر ان امور میں خرچ کرنا چاہیں تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فقیر کو (زکوٰۃ کی رقم) مالک کر دیں اور وہ (تعمیر مسجد وغیرہ میں) صرف کے، اس طرح ثواب دونوں کو ہوگا۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۴۳)

100 افراد کو برابر برابر ثواب ملے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! کفن و دفن بلکہ تعمیر مسجد میں بھی حیلہ شرعی کے ذریعہ زکوٰۃ استعمال کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ تو فقیر کے حق میں تھی جب فقیر نے قبضہ کر لیا تو اب وہ مالک ہو چکا، جو چاہے کرے، حیلہ شرعی کی برکت سے دینے والے کی زکوٰۃ بھی ادا ہوگئی اور فقیر بھی مسجد میں دیکر ثواب کا حقدار ہو گیا۔ فقیر شرعی کو حیلے کا مسئلہ بے شک سمجھا دیا جائے مگر رقم دیتے وقت اگر صراحت یہ کہا کہ "آپ رکھ مت لینا، واپس کر دینا" تو حیلہ دُرست نہیں ہوگا۔ حیلہ کرتے وقت ممکن ہو تو زیادہ افراد کے ہاتھ رقم بھرنی چاہئے تاکہ سب کو ثواب ملے مثلاً چیلے کیلئے فقیر شرعی کو ۱۲ لاکھ روپے زکوٰۃ دی، قبضہ کے بعد وہ کسی بھی اسلامی بھائی کو تحفہ دیدے یہ بھی قبضے میں لے کر کسی اور کو مالک بنا دے، یوں سبھی بہ نیت ثواب ایک دوسرے کو مالک بناتے رہیں، آخر والا مسجد یا جس کام کیلئے حیلہ کیا جا رہا تھا اُس کیلئے دیدے تو ان شاء اللہ عزوجل سبھی کو بارہ بارہ لاکھ روپے صدقہ کرنے کا ثواب ملیگا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوتؐ، ہیکرِ جو دو سخاوت، سراپا رحمت، محبوبِ رب العزت عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اگر سو ہاتھوں میں صدقہ گزرا تو سب کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا دینے والے کیلئے ہے اور اس کے آخر میں کچھ کمی نہ ہوگی۔ (سیح بغداد ج ۷ ص ۱۳۵ دار الکتب العلمیہ بیروت)

فقیر کی تعریف

فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجتِ اصلئہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مُستغرق (گھرا) ہو۔ مثلاً رہنے کا مکان، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور (یا اسکوٹریا کار) کاریگروں کے اوزار، پہننے کے کپڑے، خدمت کیلئے لونڈی، غلام، علمی شغل رکھنے والے کے لئے اسلامی کتابیں جو اس کی ضروریات سے زائد نہ ہو (ج) اسی طرح اگر مدیون (یعنی مقروض) ہے اور دین (یعنی قرضہ) نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کیا کئی نصابیں ہوں۔ (رد المحتار ج ۳ ص ۳۴۳)

مسکین کی تعریف

مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کیلئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے۔ فقیر کو (یعنی جس کے پاس کم از کم ایک دن کا کھانے کیلئے اور پہننے کیلئے موجود ہے) بغیر ضرورت و مجبوری سوال حرام ہے اور ایسوں کے سوال پر دینا بھی ناجائز ہے دینے والا گنہگار ہوگا۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۸۸)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جا بھکاری کمانے پر قادر ہونے کے باوجود بلا ضرورت و مجبوری بطور پیشہ بھیک مانگتے ہیں گنہگار ہیں اور ایسوں کے حال سے باخبر ہونے کے باوجود ان کو دینے والے اپنی خیرات برباد کرنے کے ساتھ ساتھ مزید گنہگار بھی ہوتے ہیں۔